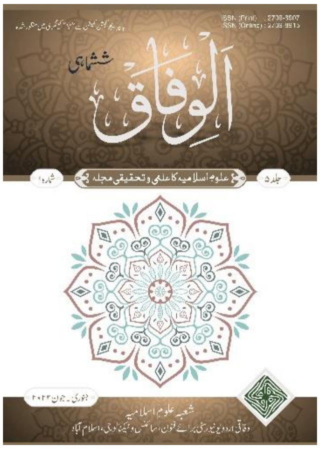

Al-Wifaq Research Journal of Islamic Studies
Volume 5, Issue 1 (January - June 2022)
eISSN: 2709-8915, pISSN: 2709-8907
Journal DOI: https://doi.org/10.55603/alwifaq
Issue Doi: https://doi.org/10.55603/alwifaq.v5i1
Home Page: https://alwifaqjournal.com/
Journal QR Code

Article

مذاہب عالم کے مابین اتحاد اور رواداری: قرآن وسنت کی روشنی میں ایک مطالعہ

Unity and Tolerance between the World Religions: A Study in the Light of the Qur'an and Sunnah

Indexing

Authors
Dr. Syed Waheed Ahmad[1]
Rabia Bint Sajjad Ahmad Saeedi[2]

Affiliations
[1]International Islamic University, Islamabad, Pakistan.
[2]University of Karachi, Karachi, Pakistan.

Published
30 June 2022

Article DOI
https://doi.org/10.55603/alwifaq.v5i1.u12

QR Code

Citation
Waheed Ahmad, Syed, Dr. and Saeedi, Rabia Bint Sajjad Ahmad, *"Unity and Tolerance between the World Religions: A Study in the Light of the Qur'an and Sunnah"* Al-Wifaq, June 2022, vol. 5, no. 1, pp. 203–212

Copyright Information:
مذاہب عالم کے مابین اتحاد اور رواداری: قرآن وسنت کی روشنی میں ایک مطالعہ
Unity and Tolerance between the World Religions: A Study in the Light of the Qur'an and Sunnah © June 2022 by Dr. Syed Waheed Ahmad & Rabia Bint Sajjad Ahmad Saeedi is licensed under CC BY 4.0

Publisher Information:
Department of Islamic Studies, Federal Urdu University of Arts Science & Technology, Islamabad, Pakistan.

مذاہبِ عالم کے مابین اتحاد اور رواداری: قرآن و سنت کی روشنی میں ایک مطالعہ

Unity and Tolerance between the World Religions: A Study in the Light of the Qur'an and Sunnah

*ڈاکٹر سید وحید احمد

** رابعہ بنت سجاد احمد سعیدی

ABSTRACT

In Islam, non-Muslims have complete freedom to adhere to their religion. There will be unity with them based on tolerance will be exercised with them. The Islamic State will not attack their faith and worship. Tolerance will be treated as much as there is scope in Islamic law. Their places of worship will be protected. All prophets will be respected.

But from the end of the twentieth century to the present, there have been several incidents which have been hurting the feelings of Muslims. Muslims all over the world are protesting this attitude. Muslims want equal rights and honour around the world. They want human unity and interfaith harmony. This article presents the Islamic concept of unity and tolerance with other religions. Conclusions and recommendations have been formulated at the end of the article.

KEY WORDS:

Religions, Unity, Tolerance, Quran, Sunnah

تمام انسان اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں اور اس حیثیت سے برابر درجہ رکھتے ہیں۔ پہلا انسانی جوڑا مسلمان تھا اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر کامل ایمان رکھتا تھا۔ اس جوڑے سے پیدا ہونے والی اولاد شروع میں تو توحید پرست رہی لیکن حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے تک پہنچتے پہنچتے اولاد آدم توحید کے راستے سے ہٹ گئی۔ نتیجے کے طور پر عذاب کی مستحق ٹھہری۔ جو لوگ عذاب سے محفوظ رہے وہ توحید پرست تھے اور ان سے انسانی آبادی کا سلسلہ آگے بڑھا۔ انسانوں میں عقیدہ و عمل کا اختلاف ہمیشہ جاری رہا۔ اس اختلاف کو ختم کرنے، انسانوں میں عقیدہ توحید کی پہچان، نیک اعمال کی ترغیب، حق اور باطل کی تمیز، اتحاد اور رواداری کے جذبات کو فروغ دینے کے لیے خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ پر قرآن مجید نازل ہوا۔ قرآن و سنت نے اللہ کی مخلوق کو توحید باری تعالیٰ کی پہچان کرائی اور انہیں باہمی اتحاد اور رواداری کا عملی درس دیا۔ قرآن و سنت کی ان تعلیمات کو سامنے رکھتے ہوئے اس مقالہ میں مذاہب عالم کے اتحاد اور رواداری کا

* ریسرچ انویسٹیگیٹر، دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد

** پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علومِ اسلامیہ، یونیورسٹی آف کراچی، کراچی

اسلامی تصور اور اس کا تاریخی نمونہ پیش کیا گیا ہے۔ مقالہ کا اختتام پر نتائج و سفارشات مرتب کی گئی ہیں۔

رواداری اور اسلام

اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین جس کا نام اسلام ہے تمام انسانوں کی قیامت تک رہنمائی کے لیے کافی ہے۔ اس دین کی الہامی کتاب قرآن مجید ہے اور اس کے شارع خاتم النبیین سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ اسلام میں کسی انسان پر کوئی جبر نہیں ہے۔ اسلام کا پیغام ہر انسان کے لیے ہدایت کا پیغام ہے۔ ہر انسان کو جینے کی مکمل آزادی ہے۔ اسلام ہر شخص کے ساتھ رواداری کی تعلیم دیتا ہے لیکن اس کی واضح حدود و قیود بھی متعین ہیں جن کا ادراک ہر مسلمان کو ہونا چاہیے۔ فرمان الٰہی ہے:

"لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ"[1]

"دین اسلام میں (کسی پر) جبر نہیں ہے۔"

اس آیت کی تفسیر میں بعض مفسرین نے اس کو اہل کتاب کے لئے خاص مانا ہے یعنی مسلم ریاست میں رہنے والے اہل کتاب اگر جزیہ ادا کرتے ہوں تو انہیں قبول اسلام پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔ لیکن یہ آیت حکم کے اعتبار سے عام ہے یعنی کسی پر بھی قبول اسلام کے لیے جبر نہیں کیا جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت اور گمراہی دونوں کو واضح کر دیا ہے تاہم کفر و شرک کے خاتمے اور باطل کا زور توڑنے کے لئے جہاد جبر و اکراہ سے مختلف عمل ہے۔ جہاد کا مقصد معاشرے سے اس قوت کا زور اور دباؤ ختم کرنا ہے جو اللہ کے دین پر عمل اور اس کی تبلیغ کی راہ میں رکاوٹ ہو تاکہ ہر شخص اپنی مرضی سے چاہے تو اپنے کفر پر قائم رہے اور چاہے تو اسلام میں داخل ہو جائے۔ چونکہ رکاوٹ بننے والی طاقتیں رہ رہ کر ابھرتی رہیں گی اس لیے جہاد کا حکم اور اس کی ضرورت بھی قیامت تک رہے گی۔ سورۃ البقرۃ کی آیات 190 تا 194 میں جہاد کا صحیح مفہوم اور رواداری کی حدود و قیود کو واشگاف الفاظ میں بیان کر دیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے کافروں اور مشرکوں سے جہاد کیا اور فرمایا: "مجھے حکم دیا گیا ہے میں لوگوں سے اس وقت تک جہاد کروں جب تک کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار نہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں۔ سو جب وہ یہ کام کر لیں تو انہوں نے مجھ سے اپنی جانوں اور اموال کو بچا لیا سوائے حق کے بدلہ کے اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے۔"[2]

اسلام میں مذہبی آزادی کا تصور

ہر انسان کو مکمل مذہبی آزادی حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے مقدس کلام قرآن مجید میں اس بات کو واضح طور پر صاف صاف بیان کر دیا ہے کہ اگر اللہ چاہتا تو تمام انسان امتِ واحدہ بن کر رہتے۔ فرمان باری ہے:

"وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ﴿١١٨﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ؕ وَ لِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ؕ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿١١٩﴾"[3]

"اور اگر آپ کا رب چاہتا تو سب لوگوں کو ایک ہی امت بنا دیتا اور وہ ہمیشہ مختلف رہیں گے۔ مگر وہی بچیں گے جن پر تیرا رب رحم کرے اور اس نے ان کو اسی لیے پیدا کیا اور تیرے رب کی بات پوری ہو گی کہ میں جہنم کو جنوں اور انسانوں سے ضرور بھروں گا۔"

شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ میں یہ بھی قدرت ہے کہ سارے جہان کو ایک ہی دین پر رکھتا سب کے سب دین دار رہتے مگر خدا کی مرضی نہ ہوئی۔ کیونکہ دنیا کو اس نے نیک و بد کے امتحان کے لئے پیدا کیا ہے زبردستی دین دار بنانے کے لئے نہیں پیدا کیا۔ اس لئے لوگ الگ الگ فرقے فرقے ہو گئے۔ پھر فرمایا یہ لوگ ہمیشہ مختلف رہیں گے کوئی نصاریٰ، کوئی یہود، کوئی مجوس، کوئی مشرک، اسی طرح اپنی اپنی عقل کے موافق الگ الگ مذہب قائم کریں گے مگر اللہ تعالیٰ جس پر رحم فرمائی گا اور راہ راست دکھائے گا وہ ملت حنفیہ یعنی دین اسلام اختیار کریں گے۔[4]

اللہ تعالیٰ نے انسان کو خیر و شر میں سے کوئی ایک راہ انتخاب کرنے کی مکمل آزادی دے رکھی ہے۔ اگر یہ آزادی انتخاب و اختیار انسان سے چھین لی جائے تو اختلاف کا ہونا ممکن نہیں رہتا۔ اور جب تک یہ آزادی موجود ہے لوگ اختلاف کرتے ہی رہیں گے۔ اگر یہ آزادی انسان سے چھین لی جائے تو انسان کی تخلیق کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے اسلام چونکہ امن و سلامتی کا دین ہے اس لیے ہر انسان کی مذہبی، معاشرتی اور معاشی آزادی کے احترام کی تعلیم دیتا ہے۔ وہ اپنے افکار و نظریات کو بزور طاقت کسی پر مسلط کرنے سے روکتا ہے اور ہر قسم کی ظلم و زیادتی و سرکشی کی کوشش سے منع کرتا ہے۔ اسلام اپنی قبولیت کے لیے نوع انسانی کے کسی بھی فرد کو مجبور نہیں کرتا۔ بلکہ وہ انسانوں کو حق اور باطل کے درمیان فرق کرنے اور حق کو پہچاننے کے لیے غور و فکر کی دعوت دیتا ہے[5]۔

اسلام کے دشمنوں نے اسلام پر لوگوں کو زبردستی مسلمان بنانے کا جو الزام لگا رکھا ہے۔ قرآن نے پہلے ہی اس کا رد کر دیا تھا کہ دین کے معاملہ میں جبر و اکراہ کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ دین کی بنیاد ہے ایمان اور ایمان کا تعلق ہے دل سے اور دل جبر و اکراہ کے سامنے سر تسلیم خم کرنا جانتا ہی نہیں۔[6]

اسلام ہر شخص کو مذہبی آزادی کا حق دیتا ہے۔ اسلام قبول کرنے کے لئے کسی غیر مسلم کو مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ مسلمانوں پر اسلام کی تبلیغ فرض تو ہے لیکن اس امر کی اجازت ہرگز نہیں ہے کہ وہ کسی کو زبردستی اسلام میں داخل کریں اور اسلام قبول کرنے پر مجبور کریں۔ اسلامی تاریخ اس حقیقت کی گواہ ہے کہ مسلمانوں نے کبھی اپنے ہمسایوں بلکہ محکوم رعایا کو بھی اسلام قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا۔ اگر ایسا ہوتا تو مسلم ریاستوں میں مسجدوں کے ساتھ ساتھ مندر، گوردوارے، چرچ اور عبادت خانے نہ ہوتے۔

بین المذاہب اتحاد: قرآن و سنت کی روشنی میں

دور حاضر میں بین المذاہب اختلافات میں بہت زیادہ کشیدگی دیکھنے کو مل رہی ہے جس کی وجہ سے آئے روز انتہا

پسندانہ واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ ایسے حالات میں بین المذاہب اتحاد و یگانگت کی ضرورت و اہمیت اور بڑھ گئی ہے۔ لیکن ان اختلافات کے باوجود کچھ امور و نکات ایسے ہو سکتے ہیں جو اشتراک و اتحاد کا باعث ہوں۔ چنانچہ قرآن حکیم نے بین المذاہب مشترکات کو اپنانے کی تلقین کی ہے اور ان کی بناء پر اتحاد کی دعوت دی ہے فرمان ربی ہے:

"قُلْ يَاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ"[7]

"آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب آؤ ایک کلمہ پر جس میں ہم اور تم برابر ہیں، وہ یہ کہ اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں اور ہم میں سے کوئی کسی کو اللہ کے سوا معبود نہ بنائے۔ پس اگر وہ اعراض کریں تو (مسلمانو!) تم کہہ دو گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں"

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے حاملین کتاب کے درمیان اتحاد و اتفاق کا جو ضابطہ بتایا ہے وہ قیامت تک کے لئے مشعل راہ اور مینارہ نور ہے۔ یہ باہمی مصالحت کیلئے ایک اہم اور معقول کلیہ ہے جس کی بنیاد پر باہمی اختلافات کے خاتمہ کے سلسلہ میں ہر موقع پر کام لیا جا سکتا ہے۔ یعنی ان باتوں پر اتفاق کر لیا جائے جو دونوں فریقوں کے درمیان مسلم اور متفق علیہ ہوں۔ اس ضمن میں دو اہم باتوں کی تعلیم و تلقین فرمائی گئی ہے ایک اللہ تعالیٰ کی وحدانیت و یکتائی کا اقرار و اظہار اور دوسری غیر اللہ کو رب بنانے کی ممانعت۔ انہی دو امور سے متعلق ان کے ضمیروں کو جھنجھوڑا گیا ہے کہ اگر تم لوگ واقعی اختلاف مٹانا، اور اتفاق پیدا کرنا چاہتے ہو تو آؤ ان بنیادی نقاط پر باہم اتفاق کر لیں۔

تاجدارِ کائنات ﷺ نے اللہ جل شانہ کے ہدایت کے مطابق اہل کتاب یہود و نصاریٰ کو امر مشترک کی دعوت دی۔ یہ امر مشترک وہ کلمہ ہے جس کی دعوت تمام انبیائے کرام نے دی اور اسے کمالِ حسن کے ساتھ خاتم الانبیاء ﷺ نے پوری عالم انسانیت تک پہنچا دیا۔ اسی امر مشترک کی دعوت دیتے ہوئے آپ ﷺ نے ہرقل کو نامہ مبارک بھجوایا[8]۔ اسلام، یہودیت اور عیسائیت میں سب سے نمایاں امر مشترک کلمۃ اللہ ہے جس پر اتفاق کی دعوت دی جا سکتی ہے۔ آج کی دنیا علمی روایت کو قبول کرتی ہے اور ایک دوسرے کی بات کو دلائل کے ساتھ سنتی ہے۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بین الاقوامی سطح پر اسلام اور دیگر ادیان و مذاہب میں امور ہائے مشترکہ پر نہ صرف بات چیت کرنی چاہیے بلکہ عالمی امن و سلامتی کے لیے اتفاق کی کوشش کی جانی چاہیے۔

مذہبی مقدسات کے احترام کی اسلامی تعلیمات

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مسلمانوں کو دیگر مذاہب کے مذہبی مقدسات کا احترام کرنے کی تعلیمات دی ہیں اور ان کے نزدیک ان کی مقدس چیزوں کو برا کہنے سے بھی منع کیا ہے۔ فرمان ربی ہے:

"وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ كَذَٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِم مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ"[9]

"اور انہیں گالی نہ دو جنہیں یہ لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں، پس وہ زیادتی کرتے ہوئے کچھ جانے بغیر اللہ کو گالی دیں گے۔ اسی طرح ہم نے ہر امت کے لیے ان کا عمل مزین کر دیا ہے، پھر ان کے رب ہی کی طرف ان کا لوٹنا ہے تو وہ انہیں بتائے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے"۔

اس آیت میں کفار کے معبودوں کو برا کہنے سے منع فرمایا ہے۔ علماء نے کہا ہے یہ حکم اس آیت میں ہر حال میں باقی ہے۔ لہذا جب تک کافر مسلمانوں کی حفاظت میں ہو اور یہ خدشہ ہو کہ وہ اسلام یا نبی کریم ﷺ یا اللہ عزوجل کے بارے میں ہرزہ سرائی کرے گا تو کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ ان کی سلیب کو یا ان کے دین کو یا ان کی عبادت گاہوں کو برا کہے۔[10]

ہر انسان کو خواہ وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہو اسے اپنی عبادت گاہ سے والہانہ عقیدت ہوتی ہے۔ مذاہب کی عبادت گاہوں کو نقصان پہنچانا یا انہیں مسمار کرنا نفرت وعداوت کا شعلے بھڑکاتا ہے۔ اس سے لوگوں کے جذبات مشتعل ہوتے ہیں اور ملک و قوم فساد کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اسلام چونکہ امن و سلامتی کا دین ہے اس لیے اس کی تعلیمات یہ ہیں کہ مذاہب کی عبادت گاہوں کو نقصان نہ پہنچایا جائے تاکہ دنیا میں امن و امان قائم رہے۔ فرمان باری ہے:

"وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا ۗ وَلَيَنصُرَنَّ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ"[11]

"وہ لوگ جو اپنے گھروں سے ناحق نکال دیئے گئے صرف اس قصور پر کہ وہ کہتے تھے کہ ہمارا رب اللہ ہے اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے دور نہ کرے تو صومعے، گرجے، معبد خانے اور مسجدیں جن میں اللہ کا کثرت سے نام لیا جاتا ہے مسمار کر دیئے جائیں۔ اللہ ضرور ان لوگوں کی مدد کرے گا جو اس کے دین کی مدد کریں گے اللہ بہت قوت والا غالب ہے۔"

عہد رسالت مآب ﷺ میں جہاں غیر مسلموں کے معاشی، تعلیمی اور سیاسی حقوق محفوظ تھے وہیں انہیں مذہبی آزادی کا پورا حق و اختیار دیا گیا تھا۔ اس کا عملی نمونہ کتب احادیث و سیرت میں موجود ہے۔ جب نجران کے عیسائی مدینہ منورہ میں آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو وہ مسجد نبوی میں بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرنے لگے۔ ان کے اس عمل پر صحابہ کرام پر آپ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا انہیں ان کے قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے دو۔ چنانچہ انہوں نے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی۔[12]

انبیائے کرام کی توہین سے اجتناب کی تعلیمات

اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام انبیائے کرام محترم ہیں اور ان کی توہین ناقابل معافی جرم ہے۔ اسی لیے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام کی اہانت کرنے والوں کا انجام بڑی وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ فرمان ربی ہے:

"وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِنْ قَبْلِكَ فَأَمْلَيْتُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ"[13]

"اور بیشک آپ سے پہلے رسولوں کا بھی مذاق اڑایا گیا، پس میں نے کافروں کو ڈھیل دی، پھر میں نے ان کو پکڑ لیا سو کیسا تھا میرا عذاب۔"

رسول اکرم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی توہین کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین جرم ہے جس کی سزا دنیا و آخرت کا عذاب ہے۔ اس واضح دلیل سورۃ اللھب ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے گستاخ ابولہب کو رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کی وعید سنائی اور یہ وعید غزوہ بدر کے ایک ہفتہ بعد حرف بہ حرف پوری ہوئی۔ پوری دنیا اس بات پر متفق ہے کہ انبیائے کرام کی توہین کرنا بہت بڑا جرم ہے۔ یورپی یونین کی اعلیٰ عدالت برائے ہیومن رائٹس نے 1996ء میں ایک مقدمے کا فیصلہ دیتے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کو ناقابل معافی جرم قرار دیا۔ چنانچہ برطانیہ میں یہ قانون نافذ کیا گیا کہ توہین مسیح کی سزا موت ہے۔ اس قانون کو عالمی عدالت انصاف نے بھی تسلیم کیا ہے[14]۔ یورپی یونین کی اعلیٰ عدالت برائے انسانی حقوق نے 2 اکتوبر 2018ء کو آسٹریا کی ایک عورت کی اپیل کو مسترد کرتے ہوئے اس کی سزا کو برقرار رکھا ہے اور کہا ہے کہ پیغمبر اسلام ﷺ کی توہین آزادی اظہار کی جائز حدود سے تجاوز کرتی ہے۔ اس سے تعصب کو ہوا مل سکتی ہے اور مذہبی امن و امان خطرے میں پڑ سکتا ہے۔[15]

یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ تمام انبیائے کرام کا احترام تمام انسانوں پر لازم ہے۔ تمام انبیائے کرام اور امام الانبیاء خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کی توہین ناقابل معافی جرم ہے۔ دنیا کے کسی بھی مذہب کی عظیم ترین شخصیت کی توہین ناقابل معافی ہے۔ آزادئ اظہار رائے کی آڑ میں مذاہب کی مقدس ترین شخصیات کی توہین کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

تعاون اور تجارت کی اسلامی تعلیمات

اللہ تعالیٰ نے معاشرہ کے ضرورت مند افراد پر انفاق اور ان کے ساتھ تعاون کو بہت پسند کیا ہے۔ قرآن کریم نے انفاق اور اس کے تقاضوں کو بیان کرتے ہوئے یہ رہنمائی کی ہے کہ تعاون اور ہمدردی کے مستحق صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ غیر مسلم بھی ہیں۔ بہ حیثیت انسان وہ بھی حسن اخلاق اور رحم دلی کے مستحق ہیں۔ انسانوں کی مدد اور تعاون کے سلسلے میں عقیدہ و مذہب کو رکاوٹ نہیں بننا چاہیے ضرورت مند انسانوں کی ہر ممکن حاجت روائی کی جانی چاہیے۔

"وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ"[16]

"اور تم نیکی اور تقوی پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔ اور گناہ اور ظلم میں ایک دوسرے کی مدد نہ

کرو۔"

کتاب الاموال میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک یہودی گھرانے کو صدقہ دیا کرتے تھے اور مسلمانوں نے آپ ﷺ کے بعد اس گھرانے کے صدقہ کو برابر جاری رکھا[17]۔ مصیبت و آفت کے موقع پر غیر مسلم افراد کی اعانت کرنا اور ان کے ساتھ ہمدردی و تعاون کرنا آنحضرت ﷺ کا اسوہ حسنہ ہے۔ ایک مرتبہ مکہ مکرمہ کے لوگ قحط میں مبتلا ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ابوسفیان بن حرب اور صفوان بن امیہ کو پانچ پانچ سو دینار بھیجے تا کہ وہ اہل مکہ کے ضرورت مندوں اور محتاجوں میں تقسیم کریں۔[18]

صحابہ کرام غیر مسلموں کے ساتھ حسن سلوک اور رواداری میں اپنی مثال آپ تھے۔ خلفائے راشدین اور مسلم حکمرانوں نے غیر مسلموں کے لئے باہمی تعاون اور اجتماعی کفالت کا حق جس طرح ادا کیا تاریخ اس کی گواہ ہے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے جب ایک تنگ دست یہودی کو بھیک مانگتے دیکھا تو بیت المال سے ہمیشہ کے لئے اس کا اور اس کے اہل و عیال کا روزینہ مقرر کر دیا[19]۔

کاروبار، خرید و فروخت، لین دین انسانی زندگی کا لازمی جزو ہے۔ آج ترقی یافتہ دور میں تجارت کا حجم پوری دنیا میں بڑھ گیا ہے۔ پوری دنیا کی معاشی ترقی کا انحصار تجارت پر ہے۔ ہر ملک و قوم اس میں روز بروز اضافہ کر رہی ہے اور معاشی خوشحالی و استحکام کی طرف قدم بڑھا رہی ہے۔ موجودہ صورت حال یہ ہے کہ کوئی بھی ملک یا قوم تجارت کے بغیر مستحکم معیشت کا ہدف حاصل نہیں کر سکتی۔ چنانچہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا مسلمان دیگر مذاہب کے پیروکاروں کے ساتھ تجارت کر سکتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ مسلمان اپنے تجارتی معاملات جس طرح دیگر مسلمانوں کے ساتھ کرتے ہیں اسی طرح غیر مسلم افراد کے و ممالک کے ساتھ بھی کر سکتے ہیں۔ البتہ غیر مسلموں کے ساتھ تجارتی معاملات شرعی حدود میں رہتے ہوئے کیے جانے چاہئیں۔ نبی اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ سے اس سلسلہ میں رہنمائی ملتی ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک یہودی سے ایک مدت کے لیے غلہ خرید اور اس کے پاس اپنے لوہے کی ذرہ رہن رکھی۔[20]

سیدنا عبد الرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مشرک سے بکری خریدی[21]۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر کی زمین یہودیوں کو اس شرط پر دی کہ وہ اس میں محنت کریں اور کھیتی باڑی کریں۔ انہیں حاصل ہونے والی پیداوار کا آدھا حصہ دیا جائے گا۔[22]

خارجہ تعلقات کی اسلامی تعلیمات

بین المذاہب ہم سائیگی سے ہی خارجہ تعلقات کی بنیاد پڑتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ رہنمائی سے خاتم الانبیاء ﷺ نے ریاست مدینہ قائم فرمائی تو اس میں غیر مسلم ہمسائیوں سے خارجہ تعلقات کی بنیاد بھی رکھی۔ فرمان ربی ہے:

"لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ"[23]

"اللہ تعالیٰ تمہیں ان لوگوں کے ساتھ حُسنِ سلوک اور انصاف کرنے سے نہیں روکتا جنھوں نے دین کے معاملہ میں نہ تم سے جنگ کی ہے اور نہ تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا ہے، اور اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

اس آیت سے بین المذاہب و الممالک خارجہ تعلقات کا یہ اصول سامنے آتا ہے کہ مسلمان غیر متحارب مذاہب و ممالک کے ساتھ نرمی، دوستانہ برتاؤ، امداد باہمی، تعاون، انصاف اور انفاق کر سکتے ہیں۔ مذہبی رواداری کے حوالے سے میثاق مدینہ تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔ میثاق مدینہ اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ اگر مذہبی رواداری کا لحاظ رکھا جائے تو عقیدہ کا اختلاف باہمی تعلقات، معاہدات اور اشتراک کی بنیاد پر اتحاد کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتا۔

خلاصہ بحث

اسلام میں غیر مسلموں کو ان کے مذہب پر برقرار رہنے کی پوری آزادی ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق ان کے ساتھ کلمۃ اللہ کی بنیاد پر اتحاد ہو گا اور ان کے ساتھ رواداری کو اختیار کیا جائے گا۔ اسلامی مملکت ان کے عقیدہ وعبادت سے تعرض نہ کرے گی۔ انبیائے سابقین کا احترام کیا جائے گا۔ لیکن بیسویں صدی کے آخر سے لے کر موجودہ صدی میں اب تک ایسے واقعات مسلسل رونما ہو رہے ہیں جن سے مسلمانوں کے جذبات بری طرح مجروح ہو رہے ہیں۔ اس پر پوری دنیا کے مسلمان سراپا احتجاج ہیں۔ اس صورت حال کے باوجود دنیا کا مسلمانوں کو دہشت گرد کہنا اور ان سے بین المذاہب رواداری کا مطالبہ کرنا نہایت مضحکہ خیز ہے۔ جس طرح مسلمان غیر مسلموں کے مذہبی مقامات و شعائر کا احترام کرتے ہیں اسی طرح غیر مسلموں کو بھی احترام کرنا چاہیے تاکہ دنیا کو پرامن وپرسکون بنایا جاسکے۔

نتائج وسفارشات

1. اسلام مذاہب عالم کے درمیان توحید کی بنیاد پر اتحاد اور رواداری کی دعوت دیتا ہے۔
2. مذہبی آزادی کی اسلامی تعلیمات قرآن وسنت میں موجود ہیں جن کو اختیار کر کے عالمی امن کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔
3. انبیائے کرام کی توہین سے اجتناب بہت ضروری ہے۔ اگر اس پر عمل نہ کیا گیا تو پوری دنیا میں انارکی پیدا ہو جائے گی۔
4. تمام مذاہب کے پیروکاروں کے ساتھ باہمی تعاون اور تجارت کی اسلامی تعلیمات نہایت روشن اور واضح ہیں جن کو مدنظر رکھ کر پرامن عالمی تجارت کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔
5. تمام اہل مذاہب کو ایک دوسرے کے ساتھ بہتر خارجہ تعلقات اور نفع بخش معاہدات کر کے عالمی سطح پر امن و امان قائم کرنا چاہیے۔

6. مسلمان دنیا کی کل آبادی کا تقریباً پونے دو فیصد ہیں اور ہر جگہ پر امن رہتے ہیں۔ اسلام تمام مذاہب کے مذہبی مقامات کے احترام کی تعلیم دیتا ہے۔ مسلمانوں کے لیے ان کے مذہبی مقامات بہت محترم ہیں۔ چنانچہ دیگر مذاہب والوں کو بھی مسلمانوں کے ان مقامات کا احترام کرنا چاہیے تاکہ پوری دنیا میں امن و سلامتی قائم رہے۔

حواشی و حوالہ جات

1۔ سورۃ البقرۃ:256/2

2۔ مسلم بن حجاج قشیری، الجامع الصحیح، دار العلم، بیروت، 1438ھ، کتاب الایمان، باب الامر بقتال الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، حدیث نمبر:129

3۔ سورۃ ھود:11/118-119

4۔ دہلوی، شاہ محمد مظہر اللہ، تفسیر مظہر القرآن، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، 2015، 1/275

5۔ سورۃ البقرہ:256/2

6۔ الازہری، پیر محمد کرم شاہ، تفسیر ضیاء القرآن، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، 2015، 1/179

7۔ سورۃ آل عمران:3/64

8۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب بدء الوحی، مکتب اسلامی، بیروت، 1438ھ، حدیث نمبر:7

9۔ سورۃ الانعام:6/108

10۔ سعیدی، غلام رسول، تبیان القرآن، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، 2016، 3/625

11۔ سورۃ الحج:22/40

12۔ ابن ہشام، عبد الملک، السیرۃ النبویہ، دار العلم، بیروت، 1438ھ، 3/733

13۔ سورۃ الرعد:13/32

14۔ ہفت روزہ فیملی میگزین، 5مارچ2006ء

15۔ روزنامہ جنگ، 27اکتوبر2018

16۔ سورۃ المائدہ:5/6

17۔ ابو عبید، قاسم بن سلام، کتاب الاموال، دار الشروق، بیروت، 1407ھ، ص613

18۔ شامی، ابن عابدین محمد امین، رد المحتار، دار احیا التراث العربی، بیروت، 1438ھ، 2/342

19۔ ابو یوسف، یعقوب بن ابراہیم، کتاب الخراج، دار الفکر، بیروت، 1438ھ، ص136

20۔ بخاری، الجامع الصحیح، کتاب البیوع، باب الشراء بالنسیئہ، حدیث نمبر:2068

21۔ بخاری، الجامع الصحیح، کتاب البیوع، باب شراء الحوائج بنفسہ، حدیث نمبر:2095

22۔ بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الشرکہ، باب مشارکۃ الذمی والمشرکین فی المزارعۃ، حدیث نمبر:2499

23۔ سورۃ الممتحنۃ:60/8